لِيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

النور

جماعتہائے احمدیہ امریکہ

دسمبر ۲۰۰۲

دعا کرو!

دعا کرو کہ سروں پہ رہے وہ ابرِ کرم
دلوں میں نور کی جو کھیتیاں اُگاتا ہے

دعا کرو کہ نہ گہنائے تا ابد وہ چاند
جو ظلمتوں میں دیئے پیار کے جلاتا ہے

دعا کرو وہ شجر عمر بھر رہے قائم
وہ جس کے سائے میں ہر شخص چین پاتا ہے

دعا کرو کہ نہ آنچ آئے اُس کے سر پہ کبھی
جو سب کو پیار سے اپنے گلے لگاتا ہے

دعا کرو وہ خزانہ کبھی نہ ہو خالی
جو غم نصیب غریبوں کے کام آتا ہے

دعا کرو کہ وہ پرچم سدا بلند رہے
خدا کے دیں کیطرف جو ہمیں بلاتا ہے

آمین یا ربّ العلٰمین

The Ahmadiyya Gazette is published by the Ahmadiyya Movement in Islam Inc., at the local address 31 Sycamore Street, P.O. Box 226 Chauncy, OH 45719

PERIDICALS POSTAGE PAID AT
CHAUNCEY, OHIO 45719
POSTMASTER:
Send address changes to:
THE AHMADIYYA GAZETTE
P.O. Box 226
Chauncey, OH 45719-0226

جماعت کے نام ایک خصوصی پیغام

امام جماعت احمدیہ امیر المومنین حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلى على رسول الكريم

وعلى عبده المسيح الموعود

میرے پیارو! احمدیت کے درخت کی سرسبز شاخو! السلام عليكم ورحمة الله و بركاته!

میری علالت کے دوران آپ سب احباب، خواتین اور بچے جس تڑپ اور دلی درد کے ساتھ میر صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں اور میری طبیعت کے بارے میں پوچھنے کے لئے جس والہانہ انداز میں بار بار خط لکھتے رہے ہیں، فون اور فیکس کرتے رہے ہیں، میں اس کے لئے آپ سب کا ممنون ہوں۔

یہ خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ وہ جماعت کے دلوں میں خلیفہ وقت کی ایسی محبت پیدا کر دیتا ہے کہ جماعت اس کی تکلیف پر تڑپ اُٹھتی ہے اور اپنے تمام غم تمام تکلیفیں اور تمام دکھ بھلا کر اس کے لئے دعاؤں میں لگ جاتی ہے۔ اللہ آپ سب کو جنہوں نے میرے لئے دعائیں کی ہیں اپنے خاص فضل اور احسان سے نوازے، اپنی رحمت کا سایہ ہمیشہ آپ پر اور آپ کے تمام پیاروں پر رکھے۔ ہر دکھ اور ہر تکلیف سے آپ کو بچائے اور ہر راحت اور ہر خوشی آپ کو عطا فرمائے۔ آمین یا ارحم الرحمین۔

رمضان کا مقدس اور مبارک مہینہ شروع ہے۔ یہ مہینہ دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے۔ اس بابرکت مہینہ میں اپنے اور میرے رب سے دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں کہ اللہ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ جو ذمہ داریاں اس نے ہمارے سپرد فرمائی ہیں اور جن فرائض کی ادائیگی کے لئے ہمیں کھڑا کیا ہے ہم ان تمام ذمہ داریوں اور فرائض کو پورا کرنے والے بنیں۔ اور محنت اور اخلاص اور قربانی کے ساتھ ان کی ادائیگی کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ ہمارا رب ہماری حقیر محنت اور قربانی کو قبول فرمائے اور غلبہ اسلام کے لئے اپنے ان وعدوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے پورا فرمائے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمائے ہیں اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے راحت بخش سائے تلے لے آئے۔ آمین

بیماری کے ان ایام میں آپ سب کے ساتھ ہمارے بہت سے وہ بھائی بھی جو ابھی جماعت میں شامل نہیں ہیں میری صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں اور طبیعت پوچھنے کے لئے پیغام بھجواتے رہے ہیں۔ میں ان سب کا بھی ممنون ہوں اور ان کے حسن سلوک کی دل سے قدر کرتا ہوں اللہ انہیں احسن جزاء سے نوازے۔ ان کے دکھوں کو دور فرمائے اور اپنے خاص فضلوں سے انہیں صحت یاب کرے۔ آمین۔ میں آپ سے بھی امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی ان کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

میرا رب ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کے ساتھ ہو۔ اس کے پیار اور اس کی رحمت اور اس کے رضا کی نظر ہمیشہ آپ پر رہے۔ آپ ہمیشہ اس کی حفاظت اور امان میں رہیں اور میرا مولیٰ کبھی مجھے آپ کی تکلیف نہ دکھائے۔ آمین ثم آمین۔

اے میرے مولیٰ ایسا ہی کر۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

لِيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

النّــــــــــــــور

دسمبر ۲۰۰۲ء

جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، تعلیمی، تربیّتی اور ادبی مجلّہ

سرپرست : ڈاکٹر احسان اللہ ظفر، امیر جماعت احمدیہ، یو۔ایس۔اے

مشاورتی بورڈ : سید شمشاد احمد ناصر، ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ، منور احمد سعید

مدیراعلیٰ : سید شمشاد احمد ناصر

مدیران : ناصر احمد جمیل۔ عمران حیٔ

معاونین : مظہر منصور، ہمایوں محبوب، نجمہ کھوکھر

پرنٹرز : فضلِ عمر پریس ایتھنز اوہائیو۔ یو۔ایس۔اے

لکھنے کا پتہ :
Editors An-Noor,
Masjid Baitur Rehman,
15000 Good Hope Road,
SIlver Spring, MD 20905

فہرست مضامین

ضروری گذارش

لکھنے والوں سے گذارش ہے کہ اپنے مضامین کے ساتھ اپنا نام، مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر لکھنا نہ بھولیں۔ اگر آپ کے مضامین کا مسودہ ٹائپ شدہ ہے تو آپ اسے

GAZETTEUSA@YAHOO.COM

پر ای میل بھی کر سکتے ہیں۔

درس القران

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یبنی اسرائیل اذکروانعمتی التی انعمت علیکم و اوفو بعهدی اوف بعهدکم وایای فارهبون۔

(البقرہ ایت ۴۱)

ترجمہ: اے بنی اسرائیل! میرے احسان کو یاد کرو، جو میں تم پر کر چکا ہوں اور تم (نے) میرے (ساتھ جو) عہد کیا تھا (اس) کو پورا کرو۔ تب میں نے جو عہد تمھارے ساتھ کیا تھا اس کو پورا کروں گا اور مجھ (ہی) سے (ڈرو) پھر (میں کہتا ہوں کہ) مجھ (ہی) سے ڈرو۔

سارا قرآن شریف حقیقت میں الحمد کی تفسیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تین گروہوں کا اور اپنی صفات کا ذکر کیا ہے۔ ایک گروہ کا نام منعم علیہم ہے۔ بہت سے لوگ منعم علیہم ہو کر بھی مغضوب بن جاتے ہیں۔ مغضوب علیہ وہ ہوتا ہے جو علم پر عمل نہ کرے اور کسی سے بے جا عداوت رکھے۔ احادیث میں یہود بتائے گئے ہیں ان میں یہی بات ہے کہ بے جا عداوت رکھتے ہیں اور جوانعمت علیھم ہو کر علم نہیں رکھتے اور کسی سے بے جا محبت رکھتے ہیں وہ ضالین ہیں۔ احادیث میں ان کا نام عیسائی آیا ہے۔ یہاں یعقوبؑ کا نام چھوڑ دیا ہے۔ اسرائیل کو یونانی زبان میں س کی بجائے ش بولتے ہیں۔ اسر کے معنے سپاہی، بہادر۔ خدا تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کا یہ نام رکھا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا بہادر سپاہی ہے۔ ماں باپ نے تو یعقوب نام رکھا تھا اللہ تعالیٰ نے اسرائیل نام رکھا۔ یہاں ہم کو بتایا کہ تم کن اسلاف کی اولاد ہو۔ انعامات کو یاد کرنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ہمارے احکامات کی بجا آوری میں سستی نہ کرو۔ ہمارے احکامات کی بجا آوری کا ہی نتیجہ ہوگا کہ جو نتائج پہلوں کو عطا ہوئے ہیں وہ تم کو بھی عطا ہو جائیں گے۔ بعض اوقات انسان کو ایک اور مشکل پیش آجاتی ہے وہ یہ کہ بعض آدمی غریب ہوتے ہیں ان کو فکر ہوتا ہے کہ ہم کسی بڑے آدمی کی مخالفت کریں تو ہم کو نقصان پہنچے گا۔

نعمتی التی انعمت علیکم: سب سے بڑی نعمت تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک تھا۔

اوف بعهدکم: میرے وعدوں کے پابند ہو جاؤ۔ جو میں نے ان پر ثمرات عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے وہ میں دے دوں گا۔

چونکہ کسی شرعی حکم پر عمل کرنے میں بعض آدمیوں کو مشکلات ہوتی ہیں اور بڑے آدمیوں کا خوف ہوتا ہے کو شاید وہ تکلیف دیں۔ اسی لئے فرماتا ہے ایای فارهبون: ڈر صرف میرا ہی رکھو۔ انسان حق بات کا اظہار بوجہ مالی ضعف یا

ضعف جاہ و جلال یا ضعف علم و ہمت کر نہیں سکتا۔ مثلاً ایک آدمی غریب ہے اپنا جتھا نہیں رکھتا پس وہ دوسروں کا محتاج ہے۔فرماتا ہے اگر تم اظہار حق میں کسی کی پرواہ نہ کرو تم میرے وفادار بنو اور میرا ڈر رکھو میں ضرور تمھاری مدد کروں گا۔ یہ ضعفاء کے لئے ہے۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۸ فروری ۱۹۰۹ء)

قرآن سنانے والوں کو یہودیوں،عیسائیوں میں قرآن سنانے کا کم موقع ملتا ہے پس جہاں یہ ذکر ہے وہاں مسلمانوں کو متنبہ کرنا مقصود ہے۔پس مسلمان کو چاہیے کہ جن ناپسند کاموں کی وجہ سے یہودی عیسائی عذاب پانے والے ہوئے ان سے بچے اور جن کاموں کے سبب انعام پائے وہ کرے۔

اس قوم کے مورث اعلیٰ کا نام نہیں لیا بلکہ لقب بیان کیا ہے اس سے ان کو شرم اور جوش دلانا مقصود تھا۔

عربی زبان میں اسرائیل کے معنے ہیں خدا کا بہادر سپاہی۔ اس نام سے یہ غیرت دلائی کہ تم بھی اللہ کے بہادر بنو۔ ہماری سرکار سید الابرار ﷺ سے بڑھ کر اور کون اللہ کا پہلوان ہے۔ پس اتنے بڑے انسان کی امت اور اولاد ہو کر ہم نفس و شیطان کے مقابلہ میں بزدلی دکھائیں تو ہم پر افسوس ہے۔۔۔۔

نعمتی التی انعمت علیکم: وہ نعمت کیا تھی۔دوسری جگہ فرمایا کہ تم میں سے انبیاء و ملوک بنائے اور وہ کچھ دیا جو دوسروں کو نہ دیا گیا۔

پس اے مسلمانو تم اپنی حالت پر غور کرو کہ تم پر بھی یہ انعام ہو چکے ہیں۔اس کتاب پر ایمان لاؤ کیونکہ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ تمام نصائح کی جامع ہے۔ اگر کسی اگلی کتاب میں تحریف ہو چکی ہے تو یہ اسے صاف کرتی ہے۔

(بدر ۲۶ نومبر ۱۹۰۸ صفحہ ۳)

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوبؑ کی اولاد کو بنی نوع اسرائیل کو بہادر سپاہی کے بیٹوں سے خطاب کیا۔مسلمانوں کو عبرت چاہیے کہ تم بھی کسی بہادر سپاہی کی قوم ہو۔محمد رسول اللہ ﷺ تمھارا امام تھا۔صحابہ کرامؓ اور تابعین کی اولاد ہو۔تمھیں یاد ہے تم پر کیا فضل ہوئے۔ پہلا فضل تو یہی ہے کہ تم کچھ نہ تھے۔ پیدا ہوئے پھر مسلمان ہوئے۔قرآن جیسی کتاب تمھیں دی گئی۔محمد رسول اللہ جیسا خاتم النبیین ﷺ رسول عطا فرمایا۔تمھیں سمجھانے کے لئے متنبہ کرنے کے لئے دوسروں کے حالات سناتا ہے کہ ایک قوم کو ہم نے بڑی نعمتیں دی۔ فکفرت بانعم اللّٰه (نحل: ۱۱۳) اس قوم نے اللہ کی نعمتوں کی کچھ قدر نہیں کی تو ہم نے ان کو بھوک کی موت مارا۔بھوک کی موت۔ بہت ہی ذلت کی موت ۔ بہت دکھ کی موت ہے۔ میں نے ان اپنی آنکھوں سے بھوک کی موت مرتے لوگ دیکھے ہیں۔ دودھ ان کے منہ میں ڈالیں تو وہ بھی حلق سے نیچے نہیں اترتا۔کشمیر میں خطرناک قحط پڑا کافر تو سؤر بھی کھاتے ہیں ان کے باورچی خانہ کے اردگرد لوگ جمع ہو جاتے کہ شاید کوئی چھچھڑا مل جائے۔یہ حالت اضطراری تھی اس لئے مسلمان معذور تھے۔پندرہ بڑے بڑے غرباء خانے تھے اور رئیس چار سیر گیہوں خرید کر سولہ سیر کے حساب سے دیتا مگر پھر بھی خدا ہی دے تو بندہ کھائے بندے کی کیا طاقت ہے کہ اتنی دنیا کی رزق رسائی کر سکے۔غرض اللہ تعالیٰ ایک قوم کو نعمتیں یاد دلاتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے اوفوا بعھدی اوف بعھدکم مجھ سے جو عہد کیا تھا وہ پورا کرو تو میں وہ عہد پورا کروں گا جو تم سے کیا تھا۔ اس کا ذکر پہلے آچکا ہے چنانچہ فرمایا فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (البقر: ۳۹) یعنی تم میری ہدایت کے پیرو بنو تو میں تمھیں لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون زندگی دوں گا۔اس وقت کیسی مصیبت کے دن ہیں۔سات کروڑ کے قریب مسلمان کہلاتے ہیں چھ کروڑ کے کان میں قرآن کبھی نہیں گیا۔ایک کروڑ ہو گا جو یہ سنتا ہے کہ قرآن ہے مگر اسے سمجھنے کا موقع نہیں۔ پھر چند ہزار ہیں جو قرآن مجید باترجمہ پڑھتے ہیں۔اب یہ دیکھو کہ عمل درآمد کے لئے کس قدر تیار ہیں۔ میں نے بڑے عالم فاضل کو دیکھا جن کا میں شاگرد تھا۔وہ ایک پرانا عربی خطبہ پڑھ دیتے تھے۔ساری عمر اسی میں گذار دی اور قرآن مجید نہ سنایا حالانکہ علم تھا،فہم تھا، ذہین و ذکی تھے،نیک تھے، دنیا سے شاید کچھ بھی تعلق نہ تھا۔پھر ان کی کوئی اولاد کو بھی میں نے دیکھا وہ بھی اسی خطبہ پر اکتفا کرتی۔میں نے آنکھ سے روزانہ التزام درس کا نمونہ کہیں نہیں دیکھا۔ان بعض ملکوں میں یہ دیکھا ہے کہ کسی فقہ کی کتاب کی عبارت عشاء کے بعد سنا دیتے ہیں۔ پس میں تمھیں مخاطب کر کے سناتا ہوں۔ اللہ فرماتا ہے ہمارے فضلوں کو یاد کرو اور میرے عہدوں کو پورا کرو میں بھی اپنے عہد پورے کروں گا۔کبھی ملونی کی بات نہ کیا کرو اور گول مول باتیں کرنا ٹھیک نہیں۔حق کو چھپایا نہ کرو بحالیکہ تم جانتے ہو۔قرآن شریف میں دو ہی مضمون ہیں ایک تعظیم لامر اللہ لا الٰہ الا اللّٰہ کے ساتھ محمد رسول اللّٰه اس کلمہ توحید کی تکمیل کے لئے ہے۔دوم شفقت علی خلق اللہ۔اس مضمون کو کھول کر بیان فرماتا ہے کہ خدا کی تعظیم کے واسطے نمازوں کو مضبوط کرو اور باجماعت پڑھو۔آج کل تو یہ حال ہے کہ امراء مسجد میں آنا اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔حرفت پیشہ کو فرصت نہیں۔ زمیندار صبح سے پہلے اپنے گھروں سے ہیں اور عشاء کے قریب واپس آتے ہیں۔ایک وقت کی روٹی باہر کھاتے ہیں۔پھر واعظوں اور قرآن سنانے والوں کو فرماتا ہے کہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔علماء،فقراء،گدی نشین سب کو ارشاد فرماتا ہے کہ بہادروں کے بیٹے بنو،منافق نہ بنو،حق میں باطل نہ ملاؤ۔وفادار بنو تا کہ بے خوف زندگی بسر کرو۔دوسروں کو کہنے سے پہلے خود

نمونہ بنو۔ اگر تبلیغ میں کوئی مشکل پیش آجائے تو استقلال سے کام لو۔ بدیوں سے بچو، نیکیوں پر جمے رہو۔ نمازیں پڑھ پڑھ کر۔ دعائیں مانگتے رہو اور یہ یقین رکھو کہ آخر اللہ کے پاس جانا ہے۔ زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا بادشاہ کے پاس قلم کاغذ لے کر گیا ادھر پیش کیا ادھر جان نکل گئی۔ ایک اور شخص تھا بڑے شوخ گھوڑے پر سوار۔ میری طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ میں نے کہا آپ کا گھوڑا شوخ ہے۔ کہنے لگے ہاں ایسا ہی ہے۔ میں ادھر گھر پہنچا کہ مجھے اطلاع ملی کہ وہ مر گیا۔ غرض یہ دوست، یہ احباب، یہ آشنا، یہ اقرباء، یہ مال یہ دولت یہ اسباب یہ دکانیں، یہ ساز وسامان یہیں رہ جائیں گے، آخر کار با خداوند۔ اللہ تم پر رحم کرے۔

(الفضل یکم اکتوبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۵)

یبنی اسراء یل اذکرو انعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العلمین

(البقرۃ آیت ۴۸)

ترجمہ: اے بنی اسرائیل! میرے اس احسان کو جو میں تم پر کر چکا ہوں یاد کرو۔ اور (اس احسان کو بھی) کہ میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی تھی۔

یبنی اسراء یل: اللہ تعالیٰ مخاطب کرتا ہے۔ ایک قوم کو کہ تم بہادر سپاہی کی اولاد ہو اور بہادر بنو۔

میں سمجھتا ہوں تمہیں بھی مخاطب کر کے یہی کہتا ہے تم اپنے بزرگوں کو دیکھو کہ کس طرح نبی کریم ﷺ و صحابہ کرامؓ نے اسلام کی اشاعت میں اپنی جان تک لڑا دی۔ صحابہؓ ایسے بہادر تھے کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا دریا کے کنارے تک جاؤ کچھ کام ہے۔ تین سو آدمی روانہ ہوئے اور میں حیران ہوا کہ یہ نہیں پوچھا کہ ہماری رسد کا کیا انتظام ہوگا۔ کچھ کھجوریں مدینہ سے لے گئے جو رستے میں ہی ختم ہو گئیں۔ جب کچھ پاس نہ رہا تو کیکر کے پتے پھانک کر گزارہ کیا۔ دیکھو اتباع۔ کیا محبت تھی جو ان لوگوں میں تھی۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ کسی کو مالی نقصان ہی پہنچ جائے یا عزت میں فرق آجاوے یا کسی کے خیال کے خلاف ہی کوئی شرعی حکم ہو تو اسے گراں گزرتا ہے۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۸ فروری ۱۹۰۹ء)

اللہ تعالیٰ ہمارا مالک، ہمارا خالق، ہمارا رازق، کثیر اور بے انتہاء انعام دینے والا مولیٰ فرماتا ہے کہ میری نعمتوں کو یاد کرو۔ انسان کے اندر قدرت نے ایک طاقت اور ودیعت رکھی ہے کہ جب کوئی اس کے ساتھ احسان کرتا ہے۔ تو اس کے اندر اپنے محسن کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ جبلت القلوب علی حب من احسن الیها۔ اور ایسا ہی اس آدمی سے اس کے دل میں ایک قسم کی نفرت اور رنج پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے اس کو کسی قسم کی تکلیف یا رنج پہنچے اور یہ ایک فطری اور طبعی تقاضا انسان کا ہے۔ پس اسی فطرت اور طبعیت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ اس مقام پر فرماتا ہے کہ اللہ کریم کے احسانوں کا مطالعہ کرو اور ان کو یاد کر کے اس محسن اور منعم کی محبت کو دل میں جگہ دو۔ اس کے بیشمار اور بینظیر احسانوں پر غور تو کرو کہ اس نے کیسی منور اور روشن آنکھیں دیں جن سے وسیع نظارۂ قدرت کو دیکھتے ارو ایک حظ اٹھاتے ہیں۔ کان دئے جن سے ہر قسم کی آوازیں ہمارے کان سننے میں آتی ہیں۔ زبان دی جس سے کیسی خوشگوار اور عمدہ باتیں کہہ کر خود بخود خوش ہو سکتے ہیں۔ ہاتھ دیئے کہ جن سے بہت سے فوائد خود ہم کو اور دوسروں کو پہنچتے ہیں۔ پاؤں دئے کہ جن سے چل پھر سکتے ہیں۔ پھر ذرا غور تو کرو کہ دنیا میں اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ ادنی سا احسان بھی کرتا ہے تو وہ اس کا کس قدر ممنون ہوتا ہے اور ہر طرح سے اس احسان کو محسوس کرتا ہے۔

-----غرض کل دنیا کی نعمتوں سے جو انسان مالا مال ہو رہا ہے یہ اس کی ہی ذرہ نوازیاں ہیں۔ جسمانی نعمتوں اور برکتوں کو چھوڑ کر اب میں ایک عظیم الشان نعمت روح کے فطرتی تقاضے کو پورا کرنے والی نعمت کا ذکر کرتا ہوں۔ وہ کیا۔ یہ اس کا پاک اور کامل کلام ہے، جس کے ذریعے سے انسان ہدایت کی صاف اور مصفا راہوں سے مطلع اور آگاہ ہوا اور ایک ظلمت اور تاریکی کی زندگی سے نکل کر روشنی اور نور میں آیا۔ ایک انسان دوسرے انسان کی، باوجود ہم جنس ہونے کے، رضاء سے واقف نہیں ہو سکتا، تو پھر اللہ تعالیٰ کی رضاء سے واقف ہونا کس قدر محال اور مشکل تھا۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ اس نے اپنی رضاء کی راہوں کو بتلانے اور اپنی وراء الوراء مرضیوں کو ظاہر کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ قائم فرمایا۔۔۔۔۔ یہ احسان ہے اللہ تعالیٰ کا اسلام سے مخصوص ہے کہ بھولی بسری متاع اللہ تعالیٰ جیسا وقت ہوتا ہے اس کے لحاظ سے اس کو یاد دلانے والا بھیج دیتا ہے۔ یہ انعام ہے، یہ فضل اور احسان ہے اللہ تبارک تعالیٰ کا۔۔۔۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ اس فطرت کے لحاظ سے جو انسان میں ہے ارشاد فرماتا ہے۔ کہ میری نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی ہیں۔ و انی فضلتکم علی العالمین بنی اسرائیل کو کہتا اور مسلمانوں کو سناتا ہے کہ اور میں نے تم کو دنیا میں ایک قسم کی بزرگی عطا فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والا آسمانی اور پاک علوم سے دلچسپی رکھنے والا جیسی زندگی بسر کر سکتا ہے اس سے بہتر اور افضل وہم میں بھی نہیں آسکتی۔ منافق کا نفاق جب ظاہر ہوتا ہے تو اس کو کیسی شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ جھوٹ بولنے والے کے جھوٹ کے ظاہر ہونے پر وعدہ خلافی کرنے والے کے خلاف وعدہ پر ان کو کیسا دکھ ہوتا ہے مگر محمد رسول اللہ ﷺ کے ماننے والے مذہبی حیثیت سے اپنے پاک اور ثابت شدہ بین اور روشن عقائد اور اصول مذہب کے لحاظ سے کل دنیا پر فضیلت رکھتے ہیں۔ کیا خدا تعالے کے حضور

کوئی صرف دعوی سے افضل ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ خدا تعالے مخفی در مخفی ارادوں اور نیتیوں کو جانتا ہے اس کے حضور نفاق کام نہیں آ سکتا بلکہ من اتی اللّٰہ بقلب سلیم (الشعراء: ۹۰) کام آتا ہے۔

(الحکم ۳ مارچ ۱۸۹۹ صفحہ ۳ تا ۵)

قران کریم عجیب عجیب پیرائے میں نصیحتیں فرماتا ہے۔ بہادر سپاہی کی اولاد تم بھی غور کرلو۔ کوئی اپنے آپ کو سید سمجھتا ہے وہ اپنے بڑوں کی بہادری پر کتنا فخر کرتا ہے۔ کوئی قریشی کہلاتا ہے وہ سیدوں کو اپنی جزو قرار دیتا ہے۔ اسی طرح کوئی مغل ہے، کوئی پٹھان، کوئی شیخ، غرض مخلوق کے تمام گروہ اپنے آپ کو کسی بڑے آدمی سے منسوب کرتے ہیں۔ مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ بڑا آدمی کیوں بنا، اپنے اعمال سے۔ پس اگر تم ان اعمال کے خلاف کرو گے تو کیا تم بڑے بن سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ جو بہادری انسان کو بڑا بنا سکتی ہے کیا اس بہادری کو ترک کر دینا انسان کو بزدل نہیں بنا سکتا۔۔۔

پس میرے پیارو! اگر تم بڑوں کی اولاد ہو اور خدا نے تمہیں تیرہ سو برس سے عزت دی تو بڑوں کے کاموں کو نابود کرنے والے نہ بنو۔ تم خود ہی بتاؤ کہ وہ شرک کرتے، جھوٹ بولتے، دھوکا کرتے، وہ دوسروں کو دکھ دیتے تھے؟ ہرگز نہیں۔ تو کیا ان افعال کے مرتکب ہو کر بڑے بن سکتے ہو، بنی اسرائیل کو تو خدا نے شام میں بڑائی دی تھی مگر اسلام نے یہاں تک معزز کیا کہ تمہیں سارے جہان کا عظیم انسان بنا دیا۔ اس نعمت کا شکر کرو کیونکہ آیت نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العلمین تمہیں انعامات الٰہی یاد دلانے کے لیے نازل ہوئی ہے۔ اگر تم ان انعامات الٰہی کی ناقدری کرو گے تو اس کا وعید تیار ہے کیونکہ جس طرح نیکی کا پھل اعلےٰ درجے کا آرام ملتا ہے ایسا ہی بدی کا پھل بھی ذلت و ادبار کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ یہود کو کفران نعمت کی سزا میں پہلے مدینہ سے نکالا گیا تو لئن اخرجتم لنخرجن معکم ۔۔۔۔ و ان قوتلتم لننصرنکم (الحشر: ۱۲) کہنے والے کچھ کام نہ آئے۔ پھر جب مدینہ سے نکالے گئے تو اُن کا کوئی مددگار نہ ہوا۔ اسی طرح مسلمانوں کے ساتھ بھی ہوا۔ سپین سے ایک دن نکال دئے گئے۔ لاکھوں لاکھ جنہوں نے جانے سے ذرا چون و چرا کی ان کو عیسائی بنا لیا گیا۔ اب سیاحوں سے پوچھو اسلام کا وہاں نام و نشان تک نہیں۔ مسجدیں ہیں اور چند عدالت کے کمرے۔ وہ تمہارے رلانے کے لئے رکھ چھوڑے ہیں۔۔۔

غرض اگر بنی اسرائیل کو یہ احسان یاد دلایا ہے تو مسلمانوں کے فرعون کو خشکی میں غرق کر کے اس کے بعد کئی انعامات ان پر کئے۔ اب اگر وہ ناشکری کریں گے تو سزا پائیں گے۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ کو چالیس روز خلوت میں رکھا اسی طرح ہماری سرکار ﷺ بھی غار حرا میں رہے۔

(الفضل ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۳ صفحہ ۱۵)

صاحب قلم حضرات متوجہ ہوں

ادارہ احمدیہ گزٹ و النور آئندہ سال جولائی۔ اگست میں ایک خصوصی شمارہ شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے (انشاء اللہ تعالیٰ)۔ یہ خصوصی شمارہ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد (ایم۔ ایم۔ احمد) مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ یو۔ ایس۔ اے کی زندگی کے اہم، دلچسپ، تاریخی، سبق آموز واقعات اور تصاویر پر مشتمل ہوگا۔ آپ سے گذارش ہے کہ اگر آپ کے اس خصوصی شمارہ کے لئے مضامین یا تصاویر بھجوانے کا ارادہ رکھتے ہوں تو براہ کرم اپنے مضامین اور تصاویر درج ذیل پتہ پر ۳۰ اپریل ۲۰۰۳ تک ارسال کر دیں:

Editors, Ahmadiyya Gazette
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

اپنے مضامین کے ساتھ اپنا نام، مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر لکھنا نہ بھولیں۔

بہتر ہوگا کہ آپ کا مضمون کمپیوٹر پر ٹائپ شدہ ہو۔ اس صورت میں آپ مسودہ GAZETTEUSA@YAHOO.COM پر ای میل کر دیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

درس الحدیث

سات زرّیں احکام

عن ابی ذرّ قال أمرنی خلیلی بسبع،أمرنی بحبّالمساکین والدنومنهم، وأمرنی ان انظرالیٰ مَن هو درنی ولا انظر الیٰ من هو فوقی، وأمرنی ان أصِلَ الرحم و ان ادبرت،وأمرنی ان لاأسأل احداشیئاً، وأمرنی ان اقول بالحق وان کان مُرّاً، وأمرنی ان لا اخاف فی اللّه لومة لائم، وأمرنی ان اکثر من قول لاحول ولاقوة الّا باللّه فانّهن من کنز تحت العرش۔

(رواه احمدؔ)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓروایت کرتے ہیں کہ میرے محبوب (نبی ﷺ) نے مجھے سات باتوں کاحکم فرمایا ہے(۱) آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں مسکینوں سے محبت کروں اوران کے قریب بیٹھا کروں (۲) آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں جذبات شکر کے پیدا کرنے کے لئے اپنے سے نیچے والے کودیکھوں اوران کو نہ دیکھوں جو مجھ سے اوپر ہوں (۳) حضور ﷺ نے مجھے ارشادفرمایا کہ میں صلہ رحمی کرتا رہوں، رشتہ داروں کے حقوق ادا کرتا رہوں خواہ وہ مجھ سے منہ پھیرلیں (۴) نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں (۵) حضور ﷺ نے مجھے ارشادفرمایا کہ میں ہمیشہ حق بات کہوں خواہ وہ کتنی تلخ ہو (۶) آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اللہ کے دین کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں (۷) حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں کثرت سے لاحول ولاقوۃالاباللہ پڑھتارہوں۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ عرش کے خزانہ کے جواہر ہیں۔

تشریح: حضرت نبی اکرم ﷺ کے جملہ ارشادات ہی سنہری اصولوں پر مشتمل ہیں۔ان کی تعمیل سے انسان کی نجات وابستہ ہے۔یہ سات اصول تو خاص طور پرانسانی زندگی کی تعمیر اور کردار کی درستی کے لئے بنیادی اصولوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔آپ ذرا توجہ سے حضور ﷺ کے ان ارشادات پرغور فرمائیں۔

پہلی ہدایت: اس روایت میں حضور ﷺ نے پہلی ہدایت یہ فرمائی ہے کہ قوم کے مسکین اورغریب افراد کے لئے دل میں محبت پیدا کرواور ہمیشہ ایسے شکستہ لوگوں کواپنے قریب میں جگہ دواوران کے قریب بیٹھا کرو۔

قومی معاشرہ کومستحکم اور پختہ بنانے کے لئے قوم کے غریب افراد کی دلداری ازبس ضروری ہے۔قوموں میں اکثریت ایسے ہی لوگوں کی ہوا کرتی ہے۔اگر ان کے دلوں میں شکایات کے طومار ہوں اور ہر وقت ان کی زبانوں پرشکوہ جاری رہے تو دلوں میں کدورت پیدا ہوجائے گی اور باہم اتحادواتفاق پارہ پارہ ہوجائے گا۔

مساکین سے محبت کرنے اوراپنے پاس جگہ دینے سے انسان خودانانیت،تکبّر اورغرور سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مغروراورمتکبّر انسان خدا سے بہت دور چلا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ تکبّر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

پس مساکین سے محبت اوران کی دلداری مساکین کے لئے بھی مفید ہے۔ان سے محبت کرنے والا ان کی دعائیں حاصل کرتا ہے اورمجموعی طور پر یہ طریق معاشرہ کے لئے نہایت فائدہ بخش اور بابرکت ہے۔

دوسری ہدایت۔حضور ﷺ نے حضرت ابوذرؓ کو دوسری ہدایت یہ فرمائی کہ اپنے سے کمزوراورکم مالدار کودیکھوں تاکہ میرے دل میں شکر کے جذبات پیدا ہوں اورشکوہ وشکایت زبان پر جاری نہ ہو۔نیز ایسے لوگوں کو نہ دیکھوں جن کے مالی حالات مجھ سے بہت اعلیٰ ہیں تاکہ میرے دل میں تنگی پیدا نہ ہو۔یہ ہدایت دنیوی حالات اور مادی ترقیات کے سلسلہ میں صرف اصلاح نفس کی لئے ہے ورنہ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان دنیوی ترقی پانے کے لئے اپنے سے بالا کو نہ دیکھے، درحقیقت یہ نیّت اور نتیجہ کا فرق ہے۔اپنے سے ادنیٰ کو دیکھتے وقت اگر جذبہ شکر پیدا ہو،اس شخص کی حقارت

کا جذبہ پیدا نہ ہوتو یہ نظر بابرکت ہے۔ہاں اُس شخص کی امداد کا خیال پیدا ہونا مزید ثواب کا موجب ہے۔اسی طرح اپنے سے اعلیٰ کو دیکھنے کی نیّت اگر شکوہ اور اعتراض کرنا ہے تو یہ نظر اچھی نہیں، ممنوع ہے۔ہاں اگر اس نیّت سے اپنے سے اعلیٰ کو دیکھا جائے کہ میں بھی اس طریق کواختیار کرلوں تو یہ بہت اچھی نظر ہے۔دینی نقطۂ نظر سے تو انسان کو اپنے سے اعلیٰ اور نیک تر انسان کو ہی اپنے لئے نمونہ بنانا چاہیئے تبھی وہ نیکیوں میں سبقت لے جاسکے گا۔

تیسری ہدایت حضور ﷺ نے یہ فرمائی کہ رشتہ داروں سے تعلقات کوقائم رکھا جائے،ان کے حقوق ادا کئے جائیں، صلہ رحمی کی جائے۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ مومن کا ہر حال میں یہی مسلک ہونا چاہیئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔اس بات کا خیال نہ کرے کہ

دوسرے رشتہ دار بھی میرے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہیں یا نہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا رشتہ دار صلہ رحمی کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں، مومن کا بہرحال یہی فرض ہے کہ وہ رشتہ داروں سے مقدور بھر حق ادا کرتا رہے۔

چوتھی ہدایت حضور ﷺ نے یہ فرمائی کہ انسان سے سوال نہ کیا جائے۔ سوال کرنا محتاج ہونے کی علامت ہے اور دوسرے شخص کے زیرِ احسان آنے والی بات ہے۔ مومن کا ہاتھ اُوپر کا ہاتھ ہونا چاہیئے نیچے والا ہاتھ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ مومنانہ احساس خودداری ہے۔

پانچویں ہدایت حضور ﷺ نے یہ فرمائی کہ ہمیشہ کلمہ حق کہا جائے۔ سچی بات بیان ہو۔ صحیح گواہی دی جائے۔ خواہ اس کلمہ حق اور سچی بات اور صحیح گواہی کو تلخ اور کڑوا ہی محسوس کیا جائے۔ دنیا میں مداہنت اور منافقت کا جو رویہّ جاری ہے اسلامی تعلیم اسے برداشت کرنے کے لیئے تیار نہیں۔ اسلام تو سچ اور حق کے بیان کرنے کی بہت تاکید فرماتا ہے۔

چھٹی ہدایت۔ اس حدیث نبوی ﷺ میں حضور ﷺ کی چھٹی ہدایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور دین کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے سے نہ ڈرا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کو اور دین کے مسئلہ کو بلا خوف وخطر بیان کر دیا جائے۔

ساتویں ہدایت۔ حضور ﷺ نے ساتواں ارشاد یہ فرمایا کہ مومن کو ”لاحول ولاقوۃالاباللّٰہ“ بکثرت پڑھتے رہنا چاہیئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن اعتراف کرتا ہے کہ کسی شر کو دور کرنے کی مجھ میں ذاتی طور پر کوئی طاقت نہیں، اور ایسا ہی خیر کو حاصل کر لینے کی بھی مجھ میں ذاتی طور پر کوئی قوت نہیں۔ شر کو دور کرنے اور خیر کو حاصل کرنے کی طاقت اور قوت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ اس جملہ کو بار بار غور سے پڑھنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مومن کی توجہ دفع مضرت اور جلبِ منفعت کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رہے گی اور وہ دعاؤں میں لگا رہے گا۔ اسے کامل معرفت ہوگی اور وہ مقربانِ بارگاہِ ایزدی میں شامل ہو جائے گا۔

حضور ﷺ نے اِن ہدایات کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے فرمایا کہ عرش کے نیچے جو قیمتی خزانہ ہے یہ کلمات اور ہدایات اسی کا حصّہ ہیں۔ پس مومنوں کو چاہیئے کہ ان کو یاد رکھیں اور اپنی زندگی میں اِن پر عمل پیرا رہیں۔ صل اللّٰہ علی النبی واٰلہ اجمعین ☆

(ماہنامہ الفرقان جولائی ۱۹۷۴ء)

☆☆☆☆☆☆☆

(حضرت المصلح موعودؓ۔۔۔ بقیہ صفحہ ۱۰)

جاؤ اور عشق اور محبت کے ساتھ جاؤ۔ خدا تعالیٰ کے بندوں کا پیار تمہارے دلوں میں ہو۔ تم اس نبی کی اُمّت ہو جسے کونے کا پتھر قرار دیا گیا اس لئے تم خدا اور بندہ کے درمیان واسطہ ہو۔۔۔۔

پس تم اخلاص اور سوز کے ساتھ جاؤ اور تبلیغ کرو۔ خدا اور اس کے رسول کی منادی کرو، سوتوں کو جگاؤ اور غافلوں کو ہشیار کرو۔ اور انہیں بتا دو کہ خدا تعالیٰ کا نور ظاہر ہو چکا ہے۔ جس کا دل چاہے وہ اسے سمجھ لے، دیکھ لے اور سن لے۔ ورنہ ممکن ہے وہ دن آتا ہو جب دل، آنکھ، کان سب پر مہر لگ جائے۔ کیونکہ ایک جو حق کو قبول نہیں کرتا وہ اس محروم کر دیا جاتا ہے۔ جو خدا کے نور کو نہیں دیکھتا وہ اندھا کر دیا جاتا ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ تمہارے عزیز، رشتہ دار، دوست احباب، ہم قوم اور ہم وطن گونگے، بہرے اور اندھے بنا دیئے جائیں جاؤ اور ان کو ہدایت دو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ۵ جنوری ۱۹۳۳ء)

☆☆☆☆☆☆☆

قران کریم کی روحانی تاثیرات

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ قران کریم کی روحانی تاثیرات سے متاثر ہو کر اپنے قلبی جذبات واحساسات یوں بیان فرماتے ہیں:

”میں نے دنیا کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور بہت ہی پڑھی ہیں مگر ایسی کتاب دنیا کی دلربا راحت بخش لذت دینے والی جس کا نتیجہ دکھ نہ ہو نہیں دیکھی۔۔۔۔ میں پھر تم کو یقین دلاتا ہوں کہ میری عمر، میری مطالعہ پسند طبعیت، کتابوں کا شوق اس امر کو ایک بصیرت اور کافی تجربہ کی بناء پر کہنے کیلئے جرأت دلاتے ہیں کہ ہرگز ہرگز کوئی کتاب ایسی موجود نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ ایک ہی کتاب ہے۔

کیا پیارا نام ہے میں سچ کہتا ہوں کہ قران شریف کے سوا ایسی کوئی کتاب نہیں ہے کہ اس کو جتنی بار پڑھو اور جتنا اس پر غور کرو اسی قدر لطف اور راحت بڑھتی جاوے۔ طبیعت اکتانے کی بجائے چاہے گی کہ اور وقت اس پر صرف کرو۔ عمل کرنے کیلئے کم از کم جوش پیدا ہوتا ہے اور دل میں ایمان یقین اور عرفان کی لہریں اُٹھتی ہیں۔“

(حقائق الفرقان جلد اول ص ۳۴)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے، آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں

گناہ کی یہ حقیقت نہیں اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے۔ جیسے مکھی کے دو پر ہیں۔ ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر۔ اسی طرح انسان کے دو پر ہیں۔ ایک معاصی کا اور دوسرا خجالت، توبہ، پریشانی کا۔ یہ ایک قائدہ کی بات ہے۔ جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اس کے بعد پچھتاتا ہے۔ گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے، مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ توبہ اس کی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عجب کے آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے۔ جب نبی معصوم ستر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اس پر راضی ہو جاوے اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے، وہ آخر اسے چھوڑے گا۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہم نے تجھ کو بخش دیا۔ اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے معنی ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا اور اب گناہ اسے بالطبع برا معلوم ہوگا۔ جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھ کر کوئی حرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھاوے، اسی طرح وہ انسان بھی گناہ نہ کرے گا جسے خدا نے بخش دیا ہے۔ مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے، حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں جو حرام اور منع ہیں۔ تو اس میں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھ دیا ہے اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے۔

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے، آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

یہ توبہ کی حقیقت ہے (جو اوپر بیان ہوئی) اور یہ بیعت کی جز کیوں ہے؟ تو بات یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے۔ جب وہ بیعت کرتا ہے اور ایسے کے ہاتھ پر جسے اللہ تعالیٰ نے وہ تبدیلی بخشی ہو، تو جیسے درخت میں پیوند لگانے سے خاصیت بدل جاتی ہے۔ اسی طرح سے اس پیوند سے بھی فیوض اور انوار آنے لگتے ہیں (جو اس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتے ہیں) بشرطیکہ اس کے ساتھ سچا تعلق ہو۔ خشک شاخ کی طرح نہ ہو۔ اس کی شاخ ہو کر پیوند ہو جاوے۔ جس قدر یہ نسبت ہوگی اسی قدر فائدہ ہوگا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳)

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ گناہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں جیسے چوری کرنا، زنا، ڈاکہ، وغیرہ موٹے موٹے گناہ کہلاتے ہیں۔ دوسرے صغیرہ جو بلحاظ بشریت کے انسان سے سرزد ہو جاتے ہیں باوجودیکہ انسان اپنے آپ میں بڑا ہی بچتا اور محتاط رہتا ہے مگر بشریت کے تقاضے سے بعض ناسزا امور اس سے سرزد ہو جاتے ہیں۔ جو دوسری قسم کے گناہ ہیں۔ اسی طرح پر گناہ کے دور ہونے کے بھی دو ذریعے ہیں۔ اول وہ ذریعہ ہے کہ بہت سے گناہ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے غلبہ خوف کے سبب دور ہو جاتے ہیں یعنی استیلاء خوف الٰہی ایک ایسی شئے ہے جو گناہوں کو دور کرتی ہے اور ان سے بچاتی ہے۔ یہ ذریعہ ایسا ہے جیسے پولیس کے خوف سے انسان قانون کی خلاف ورزی سے بچتا ہے۔ پھر دوسرا ذریعہ گناہوں سے بچنے کا یہ ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی اطلاع پانے کے بعد اس کی محبت بڑھتی ہے اور پھر اس محبت سے گناہ دور ہوتے ہیں۔ ان دونوں ذریعوں سے گناہ دور ہو جاتے ہیں۔

ایک اور قسم کے لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ گناہ ان سے سرزد نہ ہو مگر وہ کچھ ایسے غفلت میں پڑ جاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ گناہ ہو ہی جاتے ہیں لیکن یہ امر انسان کی فطرت اور رگ و ریشہ میں رچا ہوا ہے کہ وہ شدت خوف سے بچتا ہے جیسے میں نے کہا کہ شیر کے سامنے اگر بکری کو باندھ دیویں تو گھاس نہیں کھا سکتی یا حاکم کے سامنے کوئی انسان اکڑ کر کھڑا نہیں ہو سکتا بلکہ وہ اس کے سامنے نہایت عاجزی اور احتیاط سے خاموش کھڑا ہوگا۔ یہ احتیاط اور عجز اور خوف اور حاکم کے رعب اور حکومت کا نتیجہ ہے لیکن یہی نتیجہ محبت سے بھی پیدا ہوتا ہے جب ایک شخص اپنے محسن کے سامنے ہے تو وہ اس کے احسان کو یاد کر کے خود

بخود نرم اور محتاط ہو جاتا ہے اور ایک حیا اس کی آنکھوں میں پیدا ہوتا ہے۔محسن کے ساتھ محبت بڑھتی ہے جیسے کوئی شخص کسی کا قرضہ ادا کر دے تو وہ اس سے کس قدر محبت کرتا ہے پھر اس محبت کے تقاضے سے ہو اس کی خلاف ورزی اور خلاف مرضی کرنا نہیں چاہتا یہ فرماں برداری اور اطاعت محبت ذاتی سے پیدا ہوتی ہے اسی طرح پر انسان کو اگر خدا تعالیٰ کے احسانات کا علم ہو جو اس پر اس نے کئے ہیں تو وہ اس کی محبت ذاتی کی وجہ سے گناہوں سے بچے گا اور پھر کوئی تحریک اس طرف نہیں لے جاسکتی اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے کوئی بادشاہ کسی ماں کو حکم دیوے اگر تم اس بچے کو دکھ دو اور دودھ نہ دو گی یہاں تک کہ اگر وہ بچہ مر بھی جاوے تو تم کو کوئی سزا نہ ملے گی بلکہ ہم انعام دیں گے تو وہ ہرگز اس کی تعمیل نہ کرے گی اور ایسا کرنا پسند نہیں کرے گی۔اس لئے کہ اس کی فطرت میں بچہ کے ساتھ محبت کا ایک جوش ہے اور یہ جوش محبت ذاتی کا جوش ہے پس انسان جب خدا تعالیٰ کے ساتھ اس قسم کی محبت کرنے لگتا ہے تو پھر اس سے جو نیکیاں صادر ہوتی ہیں اور وہ گناہوں سے بچتا ہے تو وہ کسی طمع یا خوف سے نہیں بلکہ اسی محبت کے تقاضے سے ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۰۶)

☆☆☆☆☆☆☆☆

وقف جدید

وقف جدید کا رواں مالی سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہوگا۔ہر فرد جماعت کا فرض ہے کہ اس مالی جہاد میں اپنی توفیق سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت امریکہ کو اپنی سابقہ روایات کے مطابق پہلی پوزیشن برقرار رکھنے کی توفیق دے۔آمین

تم خدا اور اس کے رسول کے منادی ہو

(خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرمودہ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۲ء)

اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے آپ لوگوں کو مناد مقرر کیا گیا ہے اور اگر ڈھنڈورچی اچھی طرح ڈھنڈورہ نہ دے تو وہ کسی اُجرت کا مستحق نہیں ہوسکتا اس لئے آپ اسی طرح کام کریں جس طرح ایک ڈھنڈورچی کرتا ہے۔اپنے اہل کو اپنے رشتہ داروں کو، اپنے محلّہ والوں کو، گاؤں والوں کو، شہر والوں اور علاقہ والوں کو خدا تعالیٰ کی آواز پہنچائیں اور پہنچاتے چلے جائیں کیونکہ نہیں معلوم خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کس کے لئے کس وقت کھلیں۔ہوسکتا ہے کہ جب وہ وقت آئے تمہاری زبان خاموش ہو اور وہ ہدایت سے محروم رہ جائے۔

یہ خیال مت کرو کہ تمہاری زبان میں اثر نہیں۔ہر چیز کے لئے ایک وقت ہوتا ہے جب اثر ظاہر ہوتا ہے لیکن اگر واقعی زبان میں اثر نہیں تو پھر پیدا کرو۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو ہمارے زمانے سے پہلوں کو نہیں ملا۔رسول کریم ﷺ کے بعد سے دُنیا آج تک اس دن کی منتظر رہی ہے۔خدا تعالیٰ کا وہ نور جس کی نوحؑ سے لیکر محمد ﷺ تک ہر نبی خبر دیتا آیا ہے وہ اب ظاہر ہوا ہے۔آسمان سے خدا تعالیٰ کا ایک مقدس نازل ہوا۔دنیا نے اگر چہ اسے نازل ہوتے نہیں دیکھا لیکن خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اُسی کی طرف سے آیا۔خدا تعالیٰ کی تائید کا ہاتھ اُس کے ساتھ ہے دُنیا نے اگر چہ وہ ہاتھ نہیں دیکھا لیکن خدا نے خود اُس کی گواہی دی ہے۔خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر ہم نے بیعت کی۔دنیا نے اگر چہ اسے نہیں دیکھا مگر خدا کہتا ہے کہ وہ میرا ہاتھ ہے۔لاکھوں کروڑوں بلکہ خبر نہیں کتنے سالوں کے بعد وہ مقدس پیدا ہوا اس نعمت کی دنیا کو خبر دو۔اور گلی کوچوں میں اس کی منادی کرو اور دیوانہ وار کرو۔وہ جو آج خدا کے نام کو بلند کرتا ہے، قیامت کے دن اس کا نام بلند کیا جائے گا۔وہ جو آج لوگوں کو جنت کے لئے بلاتا ہے، قیامت کے روز جنت اسے بخشی جائے گی۔وہ جو آج لوگوں کو توبہ کے لئے آواز دیتا ہے، قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کرے گا۔تمہارے لئے بخشش ہی بخشش، رحمت ہی رحمت، فضل ہی فضل ہے، برکت ہی برکت۔خدا نے خود آسمان کو تمہاری تائید کے لئے تیار کیا اور زمین کو تمہاری تائید کا حکم دیا۔پس جاؤ اور دنیا میں منادی کرو، یہاں تک کہ تمہارے گلے بیٹھ جائیں اور دنیا کے کان تھک جائیں۔یا تو سب لوگ مان لیں یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے۔اگر وہ جنت کے لائق ہیں تو اس میں داخل ہو جائیں۔اور اگر دوزخ کا ایندھن ہیں تو اس کے اہل بن جائیں۔مگر یہ وگدا کی حالت یہ درمیانی حالت ٹھیک نہیں۔کب تک زمین پر خدا تعالیٰ کے مقدس دکھ دئے جائیں گے۔کب تک ان کو گالیاں دی جائیں گی۔کب تک خدا تعالیٰ کی ہستی کو فریب قرار دیا جائے گا۔یہ دن ختم ہونے چاہئیں۔اور ختم کرنے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو کھڑا کیا ہے۔آج ہی انصار اللہ کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے میں نے کہا ہے کہ بغیر سوز کے یہ کام نہیں ہوگا۔محض دلیل سے کام نہیں چل سکتا اس لئے

(باقی صفحہ نمبر ۸ پر)

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔اور تُو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔

تم دیکھتے ہو کہ باوجود تمہاری سخت مخالفت اور مخالفانہ دعاؤں کے اس نے مجھے نہیں چھوڑا۔اور ہر میدان میں وہ میرا حامی رہا۔

اس سال اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ۲ کروڑ ۶ لاکھ ۵۴ ہزار سے زائد نفوس سلسلہ عالیہ احمدیہ کو عطا کئے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے ۱۷۵ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ہجرت کے ۱۸ سالوں میں ۸۴ نئے ممالک احمدیت کو عطا ہوئے اور ۱۳۰۶۵ مساجد کا اضافہ ہوا۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۶ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر دوسرے روز ۲۷ جولائی ۲۰۰۲ء کو امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور خطاب

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله– أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلک يوم الدين – إياک نعبد و إياک نستعين – اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم و لا الضالين–

﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ. وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْهُ. اِنَّهٗ کَانَ تَوَّابًا.﴾(سورة نصر)

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔اور تُو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔پس اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کر اور اُس سے مغفرت مانگ۔ یقیناً وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

جماعت احمدیہ کو ساری دنیا میں جو ترقیات اور قبولیت نصیب ہو رہی ہے ان کا نہایت اختصار سے بھی ذکر کرنا چاہوں تو یہ عملاً ممکن نہیں ہوگا۔اس لئے نمونہ کے طور پر صرف چند امور بیان کرنے پر ہی اکتفا کروں گا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے ۱۷۵ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔

ہجرت کے ۱۸ سالوں میں جبکہ مخالفین نے پورا زور لگایا اور ہر حربہ استعمال کیا۔اللہ تعالیٰ نے ۸۴ نئے ملک احمدیت کو عطا فرمائے ہیں۔

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵ ہزار ۴۹۸ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ان میں سے ۴ ہزار ۴۸۵ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت مستحکم ہو چکا ہے۔

مساجد میں ۹۴۴ کا اضافہ ہوا ہے جن میں سے ۱۷۵ مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں۔اور ۷۶۹ مساجد اپنے اماموں کے ساتھ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

ہجرت کے ۱۸ سالوں میں اب تک کُل ۱۳ ہزار ۶ مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے۔

دوران سال تبلیغی مراکز میں مجموعی طور پر ۱۳۸ کا اضافہ ہے۔اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے ۸۵ ممالک میں تبلیغی مراکز کی کُل تعداد ۹۵۸ ہو چکی ہے۔

یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجاً۔ یہ نظارہ ہم کئی بار دیکھ چکے ہیں۔اس سال پوری دنیا کے نامساعد حالات اور پھر ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والی روکوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ۲ کروڑ ۶ لاکھ ۵۴ ہزار سے زائد نفوس سلسلہ عالیہ احمدیہ کو عطا کئے ہیں اور ایک بار پھر یہ نظارہ ہمیں دکھایا ہے۔

چند ایمان افروز واقعات:

گزشتہ سال قازقستان کا وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔انٹرنیشنل بیعت سے پہلے وفد کی ایک

غیراز جماعت ممبر خاتون نے وہاں کے مبلغ سے کہا کہ مجھے اس وقت شدید سر درد ہے اور بخار ہے، مَیں آرام کے لئے اپنی رہائش گاہ پر جانا چاہتی ہوں۔ اس پر مبلغ نے کہا کہ اس تقریب کا ایک سال سے انتظار ہوتا ہے۔ آپ ہمّت کر کے کچھ دیر کے لئے رُک جائیں۔ چنانچہ وہ رُک گئیں اور بیعت کی تقریب میں شامل ہوئیں۔ وہ خود بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے ارادہ کیا کہ اے اللہ! اگر یہ جماعت سچی ہے تو مَیں اس میں ابھی شامل ہوتی ہوں لیکن اس کے بدلے میں مجھے ابھی ٹھیک کردے۔ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ حضور انور نے الفاظ دہرانے شروع کردیئے اور مَیں بھی پڑھتی گئی۔ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ الفاظ سیدھے دل سے جا کر ٹکرا رہے ہیں۔ ابھی دعا بھی شروع نہیں ہوئی تھی کہ سجدہ سے پہلے میری طبیعت بالکل ٹھیک تھی۔ کسی بیماری، درد یا تھکاوٹ کا احساس تک نہیں تھا۔ اس تبدیلی کو دیکھ کر مَیں نے پکا ارادہ کرلیا کہ مَیں اب احمدی ہوں۔ یہ مخلص احمدی خاتون اب باقاعدہ مالی نظام میں بھی شامل ہوچکی ہیں۔

امیر صاحب فرانس بیان کرتے ہیں: ایک مسجد کے امام جو مراکش کے باشندے ہیں، زیر تبلیغ تھے۔ کسی پہلو سے بھی ہمارے دلائل کو نہیں مانتے تھے۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''اعجاز المسیح'' دی گئی اور کہا گیا کہ آپ صدقِ دل سے یہ کتاب پڑھیں گے تو اس شخص کی صداقت آپ کو خود ہی نظر آجائے گی کیونکہ یہ باتیں کسی جھوٹے انسان کی نہیں ہوسکتیں۔

دوسری طرف امیر صاحب نے مجھے دعا کے لئے خط بھی لکھا۔ میری طرف سے انہیں جواب ملا کہ اللہ تعالیٰ ان امام صاحب کا سینہ احمدیت کے لئے کھول دے اور ان کو احمدیت کے نُور سے منور فرمائے۔

امیر صاحب فرانس بیان کرتے ہیں کہ ادھر میرا خط انہیں پہنچا ہے اور دوسری طرف سے امام صاحب کی طرف سے اطلاع ملی کہ میرا سینہ خدا تعالیٰ نے صداقت مسیح موعودؑ کے لئے کھول دیا ہے۔ مَیں صداقتِ مسیح موعودؑ کا قائل ہوگیا ہوں۔ جس مسجد میں مَیں کام کرتا ہوں اس مسجد کی مَیں امامت چھوڑتا ہوں اور احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔

ابھی دعا بھی شروع نہیں ہوئی تھی کہ سجدہ سے پہلے میری طبیعت بالکل ٹھیک تھی۔ کسی بیماری، درد یا تھکاوٹ کا احساس تک نہیں تھا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنین میں بہت عمدہ رنگ میں کام ہو رہا ہے اور کوششوں سے بڑھ کر خدا تعالیٰ اس کے ثمرات عطا فرما رہا ہے۔ صاف دکھائی دیتا ہے کہ فرشتے لوگوں کے دلوں کو احمدیت کی طرف کھینچ کھینچ کر لا رہے ہیں۔

وہاں کے آئمہ اور بادشاہ جب ہمارے مبلغین سے بات کرتے ہیں تو سچائی کو دیکھ کر بڑی بشاشت کے ساتھ اس کا اقرار کرتے ہیں اور قبول کرتے ہیں اور پھر جماعت کو مساجد وغیرہ کے لئے بڑے وسیع زمین کے قطعات بھی پیش کرتے ہیں۔

ساوے (SAVE) کا شہر بنین کے وسط میں ہے۔ یہاں کے بادشاہ کو جب اس بات کا علم ہوا کہ کمشنر جماعت کو ۲ ایکڑ زمین دینا چاہتا ہے تو اُس نے کمشنر کو بلوایا اور کہا کہ جماعت کو دو ایکڑ سے بھی زیادہ زمین دو اور عین شہر کے اندر دو تاکہ اگر بیس یا پچیس سال کے بعد بھی جماعت کوئی کام کرنا چاہے تو اس کے پاس یہاں زمین موجود ہو۔

گیمبیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت مسلسل ترقی کر رہی ہے اور خدا تعالیٰ بڑے حیرت انگیز تائیدی نشانوں سے جماعت کی تقویت کے سامان فرما رہا ہے۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ ماکا مَسِیْرا نامی گاؤں کے مقامی چیف اور بعض مخالف لوگوں نے مل کر احمدیہ مسجد کو گرانے کا منصوبہ بنایا اور مسجد کو منہدم کر دیا۔ اس پر عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا۔ مخالفین نے دعائیں کیں، صدقات دیئے اور جانور بھی ذبح کئے تا کہ اس مقدمے کا فیصلہ اُن کے حق میں ہو۔ ان کو یقین تھا کہ ایسا ہی ہوگا۔ لیکن عدالت نے فیصلہ دیا کہ جن لوگوں نے احمدیہ مسجد گرائی ہے وہ ۶۰ روز کے اندر اس کو دوبارہ تعمیر کریں ورنہ ۹ ماہ جیل کی سزا ہوگی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ نشان دکھایا کہ جن لوگوں نے مسجد گرائی تھی، انہی لوگوں نے اسے اپنے ہاتھوں سے تعمیر کر کے جماعت احمدیہ کے حوالے کیا۔ اور یہ واقعہ سارے علاقے کے لئے ایک نشان بن گیا ہے۔

نو مبائعین کی استقامت:

خدا تعالیٰ کے فضل سے جو احمدی ہوتے ہیں وہ بڑی قربانیاں دیتے ہیں۔

عبدالخالق صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا لکھتے ہیں کہ پاابوبکر کو اپنے علاقے میں چیف ٹینسی (Cheif tency) کا اعزاز حاصل تھا۔ جب انہوں نے احمدیت قبول کی تو اُن کی مخالفت شروع ہوگئی یہاں تک کہ اُن کے بچوں نے بھی اُن کی مخالفت کی۔ وہاں کے بڑے چیف نے جو اعزاز اُن کو دیا تھا، وہ واپس لے لیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس اعزاز کی کوئی پرواہ نہیں ہے لیکن مَیں احمدیت نہیں چھوڑ سکتا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی جائیداد میں سے ایک پلاٹ جماعت کو مسجد کی تعمیر کے لئے دیا ہے اور بڑی ثابت قدمی سے احمدیت پر قائم ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’تم دیکھتے ہو کہ باوجود تمہاری سخت مخالفت اور مخالفانہ دعاؤں کے اُس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ اور ہر میدان میں وہ میرا حامی رہا۔ ہر ایک پتھر جو میرے پر چلایا گیا، اُس نے اپنے ہاتھوں پر لیا۔ ہر ایک تیر جو مجھے مارا گیا اُس نے وہی تیر دشمنوں کی طرف لوٹا دیا۔ میں بے کس تھا، اُس نے مجھے پناہ دی۔ میں اکیلا تھا، اُس نے مجھے اپنے دامن میں لے لیا۔ میں کچھ بھی چیز نہ تھا، مجھے اُس نے عزت کے ساتھ شہرت دی اور لاکھوں انسانوں کو میرا ارادتمند کر دیا...... اور وہ مالی نصرتیں کیں جو کسی کے خواب و خیال میں نہ تھیں۔ پس اے مخالفو! خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے۔ ذرا سوچو کہ کیا یہ انسانی مکر ہو سکتے ہیں‘‘۔

(براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱، صفحہ ۷۹)

آیئے اب دعا میں شامل ہو جائیں۔

(اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر خاموش دعا کروائی۔ اور اس کے ساتھ ہی جلسہ کے دوسرے دن کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔)

☆☆☆☆☆☆☆

تعارف کتب

ویلکم ٹو احمدیت

WELCOME TO AHMADIYYAT

(احمدیت میں خوش آمدید)

نام کتاب: ویلکم ٹو احمدیت (انگریزی)

مئولف: ڈاکٹر کریم اللہ زیروی

ناشر: جماعت احمدیہ امریکہ

تعداد صفحات: ۵۲۰

سن اشاعت: جون ۲۰۰۲ء

جماعت احمدیہ امریکہ کی طرف سے خوبصورت رنگین ٹائٹل کے ساتھ جماعتی تعارف اور عقائد پر مبنی ایک ضخیم کتاب شائع ہوئی ہے جس کو مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب کا مقدمہ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت امریکہ نے لکھا ہے جو اس کتاب کی اہمیت کو مزید بڑھا دیتا ہے۔ آپ نے اپنے مختصر کلمات میں جماعت احمدیہ کی بنیاد اور اس کی روز افزوں ترقی اور الٰہی تائیدات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اب جبکہ کروڑوں لوگ آغوشِ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں ایسے میں نو مبائعین کی معلومات میں اضافہ کے لئے یہ کتاب مفید ہوگی۔ نہ صرف نو مبائعین بلکہ مغربی معاشرے میں پلنے والی جماعت کی نئی نسل کے لئے بھی یہ کتاب فائدہ کا موجب ہو گی۔

زیرِ نظر کتاب میں جن موضوعات پر قلم اُٹھایا گیا ہے ان میں انسانی تخلیق کا مقصد، دینی قوانین، آنحضرت ﷺ، جماعت احمدیہ کا تعارف، حضرت مسیح موعود علیہ السلام، احمدیوں اور دوسروں میں فرق، خلافت احمدیہ، نظام جماعت احمدیہ، ذیلی تنظیموں کا نظام، جماعت میں رائج چندوں کا نظام، اہم دینی تقریبات، دین میں عورت کا مقام، دینی اخلاق و آداب اور بعض امور پر مذہب کی رائے شامل ہیں۔

کتاب کے آخر پر اہم دینی اصطلاحات کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے نیز کتاب کا انڈیکس بھی اخیر میں درج کر دیا گیا ہے۔

اہم دینی عقائد، جماعت احمدیہ کے تعارف اور نظام جماعت کے بارہ میں کتاب میں مندرج معلومات نہ صرف جماعت میں شامل ہونے والے نئے افراد کے لئے سودمند ہوں گی بلکہ انگریزی زبان جاننے والے احمدیوں کے لئے بھی یہ کتاب یقیناً فائدہ کا موجب ہوگی اور دعوت الی اللہ کے کام بھی آئے گی۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

☆☆☆☆☆☆☆

دعا دل سے گداز ہو تب ہی فائدہ ہوتا ہے۔ مگر اس کا علاج بھی دعا ہی ہے۔

سخت معاندین بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آتے تو آپ انتہائی تلطف سے خبر گیری کرتے اور ضروریات پوری فرماتے۔

روایات صحابہؓ کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے چند دلکش پہلو

اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۲ء فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۲۸ رجولائی ۲۰۰۲ء مطابق ۲۸ روفا ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ چند سالوں سے میں جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کی تقریر میں رجسٹر روایات صحابہ سے بعض دلچسپ اور ایمان افروز واقعات آپ کے سامنے بیان کرتا رہا ہوں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے اپنے اپنے رنگ میں بڑی سادہ زبان میں بغیر کسی تصنع اور بناوٹ کے آپ کی پاکیزہ سیرت کو نمایاں کیا ہے۔ انہی میں سے چند نمونے آج کے اس خطاب کے لئے بھی چنے ہیں جو آپ کی خدمت میں پیش ہیں۔

میں نے تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنا ہے

حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ ایک روایت اس طرح بیان کرتے ہیں کہ مسیح موعود نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو میں نے جب حضرت مسیح موعودؑ سے ذکر کیا کہ علماء اس دعویٰ کو تسلیم نہیں کریں گے تو فرمایا کہ میں نے تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنا ہے خواہ علماء مانیں یا نہ مانیں۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۴ صفحہ ۳۸)

لوگوں کی توبہ ہی غنیمت ہے

حضرت خلیفة المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت سید محمود عالم صاحب آف بہار آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ بعض روایات بیان فرماتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حضرت مسیح موعودؑ سے ایک مرتبہ دریافت کیا کہ حضور لوگوں سے بہت مختصر الفاظ میں بیعت لیتے ہیں۔ مجھ سے تو بیعت کے وقت بہت کچھ اقرار لیا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میں تو ان کا اپنے ہاتھ پر توبہ کرنا بھی غنیمت سمجھتا ہوں۔ زیادہ اقرار کیا لوں۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۴ صفحہ ۳۷)

راجہ صاحب خود خط لکھیں

حضرت سید محمود عالم صاحب بہار مزید ایک روایت یوں بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے آگے نابھہ کے وزیر کی طرف سے ایک خط پیش کیا کہ راجہ کی خواہش ہے کہ حضور گورمکھی زبان میں کوئی کتاب تصنیف فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دریافت کیا کہ خط خود راجہ صاحب نے لکھا ہے یا اس کے وزیر نے۔ حضرت مولوی صاحب نے جواب دیا کہ خط وزیر کی طرف سے آیا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے سن فرمایا کہ خدا کے مامورین میں کبریائی بھی ہوتی ہے اسے لکھ دیں کہ اگر راجہ کو ضرورت ہو تو بذات خود خط لکھے پھر ممکن ہے توجہ کی جائے۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۴ صفحہ ۳۱)

صبر و تحمل کا بے مثل مظاہرہ

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ ہندوؤں کی بدزبانی پر حضرت مسیح موعودؑ کے صبر کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر جمعہ کی نماز کے لئے مسجد اقصیٰ کے اندر و باہر بھر جانے کی وجہ سے کچھ دوست اس مکان کی چھت پر کھڑے ہو گئے جو ایک ہندو کا تھا جو اب مسجد میں ملا لیا گیا ہے۔ اس بوڑھے ہندو نے غلیظ گالیاں دینا شروع کیں کہ تمام یہاں شوربا کھانے کے لئے آ جاتے ہو۔ نماز جمعہ کے بعد حضور علیہ السلام نے خدام کو حکم دیا کہ اس کے کوٹھے پر سے اتر کر بیت

مسجد میں ہی نمازیوں میں گھس آئیں اور عصر کی نماز ادا کریں۔ نماز ادا کرنے کے بعد آپ نے تقریر فرمائی جس میں فرمایا کہ قادیان کے لوگوں نے اس قدر نشان دیکھے ہیں کہ اگر کوئی دوسرا عذاب الٰہی سے بچ جاوے لیکن یہ لوگ نہیں بچ سکتے۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۸ صفحہ ۶۸)

شدید معاندین سے مثالی حسن سلوک

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق حسنہ کا یہ حال تھا کہ قادیان کے جو لوگ ہر وقت آپ کے خلاف دشمنی کرنے میں مشغول رہتے تھے اور کوئی دقیقہ فروگزاشت کا نہ چھوڑتے تھے وہ بھی جب آپ کے آستانہ پر آئے اور دستک دی تو میں نے دیکھا کہ آپ ننگے سر ہی تشریف لے آئے اور دیکھتے ہی نہایت تلطّف اور مہربانی سے اس کے سلام کا جواب دے کر پوچھتے : آپ اچھے تو ہیں؟۔ اور اس کے سارے گھر کا حال پوچھ کر آپ فرماتے آپ کیسے آئے؟ پھر وہ اپنی ضرورت کو پیش کرتا تو آپ پوچھتے کتنی ضرورت ہے۔ آپ اس کی ضرورت سے زیادہ لا کر دیتے اور فرماتے اگر ضرورت ہو تو اور لے جاویں۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۲ صفحہ ۷۲)

دعا میں دل نہ لگنے کا علاج

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ حضور بعض اوقات دعا کرنے کو بھی دل نہیں چاہتا اور جب تک دل سے دعا نہ کی جاوے کیا حاصل؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا "یہ سچ ہے کہ دعا دل کے گداز سے ہو تب ہی فائدہ ہوتا ہے مگر اس کا علاج بھی دعا ہے۔ دعا کرتے رہو آخر دل بھی متاثر ہو جائے گا۔ جیسا کہ جب شرابی نہیں ہوتا تو شراب ہی پیتا ہے۔ آخر پیتے پیتے نشہ آ ہی جاتا ہے۔ یہی حالت دعا کی ہے۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۸ صفحہ ۷۲)

دعا کی تحریک

اب اس مختصر خطاب کے آخر پر تمام جماعت عالمگیر کے لئے، اسیران راہ مولیٰ کے لئے اور شہداء احمدیت کے ورثاء کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے ساتھ اس تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

" خدا تعالیٰ بہت سی روحیں ایسی پیدا کرے کہ ان نشانوں سے فائدہ اٹھاویں اور سچائی کی راہ کو اختیار کریں اور بغض اور کینہ کو چھوڑ دیں۔ اے میرے قادر خدا میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راست باز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوتا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ (آمین) اے میرے قادر خدا مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین (حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۰۳)

اجتماعی دعا اور روح پرور نظارے

آیئے ہم سب مل کر دعا کرتے ہیں اور اللہ کرے کہ جلسہ کی روحانی برکات کا فیض ہمیشہ آپ کو پہنچتا رہے۔ حاضرین جلسہ کے لئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ (اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ حضور ایدہ اللہ کی علالت اور صحت کی کمزوری کی وجہ سے سارے جلسہ کے ماحول میں ایک غم کی کیفیت طاری تھی اور آنکھیں اشکبار تھیں۔ مختصر سی دعا کرانے کے بعد حضور نے فرمایا:)

" اب آپ لوگ اپنے نعروں کا شوق بے شک پورا کرلیں"۔ (حاضرین جلسہ نے خوب کھل کر نعرے لگائے اور سارا جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا)۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ " اس جلسے میں مجموعی حاضری ۱۹،۴۰۰ ہے۔ ۴۷ ممالک کی نمائندگی ہوئی ہے۔ بیرونی ممالک میں سب سے زیادہ حاضری جرمنی، دوسرے نمبر پر پاکستان اور تیسرے نمبر پر امریکہ کی ہے۔ اب میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں"۔

(الفضل انٹرنیشنل ۲۹ رنومبر ۲۰۰۲ء تا ۵ ردسمبر ۲۰۰۲ء)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز میں یہ دعا بھی کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبک من الماثم والمغرم۔ اے اللہ میں گناہ اور قرض کے بوجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب الدعاء قبل السلام۔ حدیث نمبر ۷۸۹)

حاتم طائی کی سخاوت

دو(۲) معنی فکر روائیتیں

ابوطاہر فارانی

ایک ادبی روایت کے مطابق حاتم طائی کی وفات کے بعد اسے ایک پہاڑی کی چوٹی پر دفن کیا گیا۔ اس کی قبر کے دائیں اور بائیں دو(۲) حوض اور ان کے کناروں پر دوشیزاؤں کے مجسّمے بنائے گئے جن کے بال کھلے اور پریشان تھے۔ پہاڑی کے دامن میں ایک ندی بہتی ہے۔ قریب ہی ایک سرائے بھی تعمیر کی گئی ہے۔ ادھر سے گزرنے والے قافلے جب اس سرائے میں قیام کرتے تو رات کو انہیں چیخنے چلاّنے کی آوازیں سنائی دیتیں۔ لیکن جب صبح ہونے پر وہ تحقیق کرتے تو انہیں وہاں دوشیزاؤں کے مجسّموں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا۔ جب اس سرائے میں جمہیؔر کے بادشاہ ذولکراؔع نے قیام کیا اور اسے بھی رات کے وقت چیخ وپکار سنائی دی تو اس نے صبح حیرت سے پوچھا یہ کیا تھا کیا ہے؟ تو بتانے والوں نے بتایا کہ یہ آوازیں حاتم طائی کی اس قبر سے آتی ہیں جس کے دائیں بائیں دوشیزاؤں کے مجسّمے ہیں۔ ذوالکراؔع نے اس واہمے کا مذاق اُڑاتے ہوئے کہا:۔

"اے حاتم! ہم آج کی رات تمہارے مہمان ہیں اور بھوکے ہیں ہمیں کھانا کھِلاؤ۔"

روایت کے مطابق یہ کہنے کے تھوڑی دیر بعد ذوالکراؔع کو نیند آ گئی اور وہ گہری نیند سو گیا۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد دہشت زدہ ہو کر اُٹھ بیٹھا اور کہنے لگا "ناقتی۔ ناقتی"، یعنی میری اُونٹنی کی خبر لو، میری اونٹنی کی خبر لو۔" یہ سنتے ہی لوگ بھاگ کر باہر نکلے تو دیکھا کہ ذوالکراؔع کی اونٹنی خون میں لت پت پڑی ہے۔

چنانچہ اُسے فوراً ذبح کر لیا گیا اور بھون کر اس کا گوشت کھایا گیا۔ لوگوں نے ذوالکراؔع سے اس کی دہشت زدگی اور ہڑبڑا کر نیند سے اُٹھ بیٹھنے کا سبب پُوچھا تو بادشاہ نے بتایا کہ:

میں نے خواب میں دیکھا کہ حاتم طائی میرے پاس آیا اور اُس نے کہا میں نے آپ کی صدا سنی مگر آپ اُس وقت آئے ہیں جبکہ میرے پاس کچھ نہیں اور یہ کہہ کر میری اُونٹنی کو اس نے تلوار ماری اور میں تڑپ کر اُٹھ بیٹھا۔ اگر تم لوگ جلد نہ پہنچ جاتے تو یہ تڑپ تڑپ کر مر جاتی۔

روایت یہاں ختم نہیں ہوتی بلکہ کچھ آگے بھی چلتی ہے۔ یوں کہ صبح ذوالکراع اپنے ایک رفیق سفر کی اونٹنی پر سوار ہوا اور اُسے اپنے پیچھے بٹھا کر اگلی منزلِ سفر کی طرف روانہ ہوا۔ جب دوپہر ہوئی تو اُنہوں نے دیکھا کہ ایک شخص ان کے پیچھے دوڑا چلا آ رہا ہے اور اس کے ساتھ ایک دوسری اونٹنی بھی ہے۔ جب وہ قریب آ گیا تو اُنہوں نے اس سے پوچھا وہ کون ہے تو اُس نے بتایا کہ وہ "حاتم طائی کا بیٹا عدیؔ ہے"۔ پھر عدیؔ نے پوچھا کہ بادشاہ ذوالکراع کہاں ہے اور جب اسے بتایا گیا کہ اس کا مخاطب ہی ذالکراؔع ہے تو عدیؔ نے کہا:

اس اونٹنی پر سوار ہو جایئے یہ آپ کی اس اونٹنی کا بدل ہے جو میرے باپ نے آپ کی مہمان نوازی کے لئے ذبح کی تھی۔

ذولکراؔع یہ سُن کر اور بھی حیران ہوا اور اس نے دریافت کیا کہ اس مہمان نوازی کے بارے میں اسے کیونکر علم ہوا تو عدیؔ بن حاتم نے بتایا کہ

آج رات خواب میں میرا باپ میرے پاس آیا اور اُس نے مجھے کہا کہ اے عدیؔ! آج رات بادشاہ جمہیؔر ذوالکراؔع نے مجھ سے مہمان نوازی کی خواہش کی تھی جس پر میں نے اس کے لئے اسی کی اُونٹنی ذبح کر دی کیونکہ میرے پاس اور کُچھ نہ تھا پس تُم اسے ایک اُونٹنی پہنچا دو تا کہ وہ اُس پر سوار ہو کر اپنے منزل کی طرف روانہ ہو سکے۔

یہ سُن کر ذوالکراع نے وہ اُونٹنی لے لی اور بحالت زندہ و مردہ حاتؔم کی سخاوت پر حیرت و استعجاب کا اظہار کرتا ہوا اپنے سفر پر روانہ ہو گیا۔

جب حاتم کو طلاق ہو گئی

اس طرح ایک اور روایت کے مطابق جب حاتم کی شادی ماویؔہ بنت غفیر سے ہوئی اور اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر سخاوت میں اپنا مال بے دریغ لُٹا دیتا ہے تو وہ اُٹھتے بیٹھتے اس عادت پر ملامت کرنے لگی۔ لیکن حاتم طائی ہمیشہ اُسے یہ شعر سُنا کر طرح دے جاتا:

"اے ماویہؔ! جب تو میرے لئے کھانا تیار کرے تو کوئی مہمان تلاش کر کے میرے ساتھ ضرور بٹھایا کر ورنہ میں اکیلا کھانا نہیں کھاؤں گا۔"

ماویؔہ کے چچازاد (مالکؔ) کو جب اس صُورت حال کا علم ہُوا تو اس نے ماویؔہ کی تائید کرنے کے ساتھ ساتھ اُسے شیشے میں اُتارنا شروع کر دیا اور بالآخر یہ کہہ کر اُسے اپنے ساتھ نکاح کی ترغیب دی کہ وہ اس کیلئے حاتم سے بہرحال بہتر ہے کیونکہ وہ اُس سے مال میں زیادہ اور فضول خرچی میں کم ہے۔ یہاں تک کہ ماویؔہ اُس کے فریب میں آ گئی اور جاہلیؔت کے دستوُر

کے مطابق حاتم کو طلاق دے دی۔

واضح رہے ان دنوں بڑے گھرانوں کی عورتیں جب اپنے شوہروں کو طلاق دینا چاہیں تو اپنے خیمے کا منہ اُلٹا کر دیا کرتی تھیں۔ یعنی اگر خیمے کا دروازہ شمال کی طرف ہوتا تو وہ اسے اُکھڑوا کر جنوب کی طرف کر دیتیں۔

جب حاتم اپنی کسی مہم سے واپس آیا اور اس نے اپنے خیمے کا منہ اُلٹا پایا تو اپنے بیٹے عدیؔ سے کہا:۔ ''کیا تو نے دیکھا کہ تیری ماں نے کیا کیا ہے''۔ عدی نے کہا ''ہاں دیکھا ہے'' اس پر حاتم اپنے بیٹے سمیت ایک نزدیکی وادی میں جا قیام پذیر ہوا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کی اُسی رات ۵۰ مہمان اُسے حاتم کا گھر سمجھ کر ماویؔہ خیمہ کے دروازے پر آ گئے۔ یہ دیکھ کر وہ بہت پریشان ہوئی اور اُس نے ایک خادمہ کو نئے شوہر مالکؔ کے پاس پیغام دے کر بھیجا کہ:

آج رات کچھ لوگ میرے خیمے کو حاتم کا خیمہ سمجھ کر آ گئے ہیں اس لئے ان کے لئے کچھ دودھ اور گوشت بھیج دے تا کہ اُن کی مہمان نوازی ہو سکے۔ یہ صرف آج کی رات ہے کل سے تو سب کو معلوم ہو جائے گا کہ حاتم اب یہاں نہیں رہتا۔

خادمہ گئی اور واپس آ کر من وعن کہانی سناتے ہوئے بتایا کہ مالکؔ نے آپ کا پیغام سُن کر اپنا سر پیٹ لیا اور کہا اپنی مالکہ سے جا کر کہو:

اسی لئے تو میں نے تم سے حاتؔم کو طلاق دلوائی تھی میرے پاس حاتؔم کے مہمانوں کے لئے کچھ نہیں ہے۔

ماویہ نے یہ سُنا اور خادمہ سے کہا: ''اب تم حاتؔم کے پاس جاؤ اور اُس سے کہو کہ تمہارے کچھ مہمان غلطی سے ہمارے ہاں آ گئے ہیں کیونکہ انہیں تمہاری نئی جگہ کا علم نہ تھا اس لئے تم ان کی مہمان نوازی کیلئے ایک اُونٹنی برائے گوشت اور کچھ دودھ بھیج دو تا کہ ہم انہیں کچھ کھلا پلا سکیں''۔ جب خادمہ نے جا کر حاتؔم کو ماویؔہ کا پیغام دیا تو اس نے کہا'' ماویہ کا حکم سر آنکھوں پر''۔ پھر دو اُونٹنیاں لے کر ماویؔہ کے خیمے کے سامنے پہنچ کر انہیں ذبح کرا دیا جس پر ماویہ اندر سے چیخی۔

اسی لئے تو میں نے تمہیں طلاق دی تھی کہ تو ہمارے بچّوں کو مفلس اور کنگال چھوڑے گا۔

جس پر حاتؔم بولا۔'' ماویؔہ تُف ہے تجھ پر کہ خدا پر بدظنّی کرتی ہے کیا وہ خدا جس نے ہمیں اور باقی سارے جہان کو پیدا کیا ہے وہ اُن کے رزق کا کفیل نہ ہوگا؟''

(بشکریہ ہفتہ وار لاہور ۱۱۹ کتوبر ۱۹۹۶ء)

☆☆☆☆☆☆☆

شعورِ ذات

دِل سے رضائے دوست گوارا کرے کوئی
ہر غم پہ ایک شکر کا سجدہ کرے کوئی

تلخی غموں کی کاش گوارا کرے کوئی
لیکن نہ رازِ دوست کو افشاء کرے کوئی

ہر جنّتِ نظر سے کنارا کرے کوئی
لیکن وہ سامنے ہوں تو پھر کیا کرے کوئی

بے شک شعوٗرِ ذات ہے آئینۂ صفات
لیکن ہے یہ شرط دیدۂ دِل وا کرے کوئی

یہ گُلشنِ حیات بنے گُلشن خلیؔل
سینے میں سوزِ عشق تو پیدا کرے کوئی

دل میں متاعِ غم نہ دُرِ اشک آنکھ میں
پھر اُس سے کس بساط پہ سودا کرے کوئی

تو اپنے دل سے نقشِ تمنا مٹا کے دیکھ
یہ ہے وہ آئینہ جسے دیکھا کرے کوئی

دل میں اگر ہو ترکِ تمنا کا حوصلہ
پھر غم نہیں جو اُن کی تمنا کرے کوئی

جب زندگی حجاب رخ یار ہو سلیم
پھر ننگ زیست کیسے گوارا کرے کوئی

(محمد سلیم شاہجہان پوری)